مقبرہ جہانگیر

دور مغلیہ کی حسین یادگار

جہانگیر نے مرتے وقت یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اس کی قبر کھلی جگہ پر بنائی جائے اس کی قبر پر بارش اور شبنم کے قطرے گرتے رہیں۔ جہانگیر نے یہ بھی کہا کہ اس کی قبر ملکہ نور جہاں کی قبر کے پاس بنائی جائے چنانچہ جہانگیر کی خواہش کے مطابق اس کی لاش راوی کے کنارے نور جہاں کے باغ دلکشا میں دفن کی گئی۔ مقبرہ جہانگیر دریائے راوی لاہور کے کنارے شاہدرہ کے ایک باغ دلکشا میں واقع ہے۔ جہانگیر کی بیوہ ملکہ نور جہاں نے اس عمارت کا آغاز کیا اور شاہ جہاں نے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ یہ مقبرہ پاکستان میں مغلوں کی سب سے حسین یادگار مانا جاتا ہے۔ مقبرے کے چاروں کونوں پر حسین مینار نصب ہیں۔ قبر کا تعویذ سنگ مرمر کا ہے اور اس پر عقیق، لاجورد، نیلم، مرجان اور دیگر قیمتی پتھروں سے گل کاری کی گئی ہے۔ دائیں بائیں اللہ تعالی کے ننانوے نام کندہ ہیں۔ سکھ عہد میں اس عمارت کو بہت نقصان پہنچایا گیا۔ سکھ اس عمارت میں سفید سنگ مرمر سے بنایا گیا سہ نشین اکھاڑ کر امرتسر لے گئے۔ اسی طرح عمارت کے ستونوں اور آرائش میں استعمال کئے گئے قیمتی جواہرات بھی نکال لے گئے، تاہم اس سب کے باوجود یہ عمارت آج بھی قابل دید ہے۔ مقبرے کا وہ حصہ جہاں شہنشاہ نورالدین جہانگیر دفن ہے پر ایک بلند چبوترا بنایا گیا ہے۔ یہاں اندر داخل ہونے کا ایک ہی راستہ ہے۔ مزار کے چاروں جانب سنگ مرمر کی جالیاں لگی ہوئی ہیں، جو سخت گرم موسم میں بھی ہال کو موسم کی حدت سے محفوظ رکھتی ہیں۔ مقبرہ جہانگیر کی حدود میں نور جہاں نے ایک خوبصورت مسجد بھی تعمیر کرائی تھی جو آج بھی موجود ہے۔ اس مقبرہ میں نور جہاں نے کافی عرصہ رہائش بھی کی۔ اس لئے یہاں رہائشی عمارات بھی تعمیر کئی گئیں اس کی تعمیر میں دس سال کا عرصہ لگا اور دس لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ مقبرہ جہانگیر لاہور کو مغلیہ عہد میں تعمیر کیے گئے مقابر میں ایک بلند مقام حاصل ہے۔ یہ دریائے راوی لاہور کے دوسرے کنارے شاہدرہ کے ایک باغ دلکشا میں واقع ہے۔ جہانگیر کی بیوہ ملکہ نور جہاں نے اس عمارت کا آغاز کیا اور شاہ جہاں نے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ یہ مقبرہ پاکستان میں مغلوں کی سب سے حسین یادگار مانا جاتا ہے۔ مقبرہ کے چاروں کونوں پر حسین مینار نصب ہیں۔ قبر کا تعویذ سنگ مرمر کا ہے اور اس پر عقیق، لاجورد، نیلم، مرجان اور دیگر قیمتی پتھروں سے گل کاری کی گئی ہے۔ دائیں بائیں اللہ تعالی کے ننانوے نام کندہ ہیں۔ سکھ عہد میں اس عمارت کو بہت نقصان پہنچایا گیا۔ سکھ اس عمارت میں سفید سنگ مرمر سے بنایا گیا سہ نشین اکھاڑ کر امرتسر لے گئے۔ اسی طرح عمارت کے ستونوں اور آرائشات میں استعمال کیے گئے قیمتی جواہرات بھی نکال لیے گئے، تاہم آج بھی یہ عمارت قابل دید ہے۔ مقبرہ کا وہ حصہ جہاں شہنشاہ نورالدین جہانگیر دفن ہے ایک بلند چبوترا بنایا گیا ہے۔ اندر داخل ہونے کا ایک ہی راستہ ہے۔ مزار کے چاروں جانب سنگ مرمر کی جالیاں لگی ہوئی ہیں، جو سخت گرم موسم میں بھی ہال کو موسم کی حدت سے محفوظ رکھتی ہیں۔ مقبرہ جہانگیر کی حدود میں نور جہاں نے ایک خوبصورت مسجد بھی تعمیر کرائی تھی۔ اس مقبرہ میں نور جہاں نے کافی عرصہ رہائش بھی اختیار کی، اس لیے یہاں رہائشی عمارات بھی تعمیر کئی گئی تھیں۔